روزنامہ

1913ء سے جاری شدہ

FR-10

الفضل

The ALFAZL Daily

ٹیلی فون نمبر 047-6213029

web: http://www.alfazl.org
email: editor@alfazl.org

ایڈیٹر : عبدالسمیع خان

منگل 26 جون 2012ء 5 شعبان 1433 ہجری 26 احسان 1391 ہش جلد 62-97 نمبر 148

ائمۃ الھدیٰ

خدا تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

(حضرت موسیٰؑ، ہارونؑ، ابراہیمؑ، لوطؑ، اسحاقؑ اور یعقوبؑ کے ذکر کے بعد فرمایا)

اور ہم نے انہیں ایسے امام بنایا جو ہمارے حکم سے ہدایت دیتے تھے۔اور ہم انہیں اچھی باتیں کرنے اور نماز قائم کرنے اور زکوٰۃ دینے کی وحی کرتے تھے اور وہ ہماری عبادت کرنے والے تھے۔ (الانبیاء: 74)

تیسری شرط بیعت کے حوالے سے نماز باجماعت کی اہمیت اور اس پر قائم ہو جانے کا تاکیدی حکم

نمازوں کی حفاظت کریں خصوصاً صلوٰۃ وسطیٰ کی جو مصروفیت کے درمیان آتی ہے

تقویٰ پر قدم مارو اور اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے خطبہ جمعہ فرمودہ 22 جون 2012ء بمقام بیت الرحمٰن سلور سپرنگ امریکہ کا خلاصہ

خطبہ جمعہ کا یہ خلاصہ ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے مورخہ 22 جون 2012ء کو بیت الرحمٰن سلور سپرنگ امریکہ سے خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا جو کہ مختلف زبانوں میں تراجم کے ساتھ ایم ٹی اے پر براہ راست نشر کیا گیا۔حضور انور نے فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کا ہم پر یہ احسان ہے کہ اس نے اس زمانے میں جس شخص کو دنیا کی اعتقادی اور عملی اصلاح کیلئے بھیجا، ہم اس کے ماننے والے ہیں۔لیکن اس ایمان کے باوجود ہم میں سے بہت سے ایسے ہیں جن کے قول وفعل میں تضاد ہے، بعض میں عملی کمزوریاں بھی ہیں۔فرمایا کہ حضرت مسیح موعود کی بعثت کا مقصد تو طبیعتوں میں ایک انقلاب پیدا کر کے انہیں اندھیروں سے روشنی میں بدلنا تھا۔فرمایا کہ ہمارے آباء واجداد نے اپنے اندر یہ انقلاب پیدا کیا۔لیکن اگلی نسلوں کے وہ معیار نہیں۔پس ہمیں اپنے جائزے لینے کی ضرورت ہے۔

حضور انور نے شرائط بیعت میں سے تیسری شرط کہ ''وہ بلا ناغہ پنجوقتہ نماز موافق حکم خدا اور رسول ادا کرتا رہے گا'' کے مطابق نماز باجماعت کے قیام کی طرف توجہ دلاتے ہوئے فرمایا کہ خلافت کے انعامات ان لوگوں کے ساتھ ہی وابستہ ہیں جو نماز کے قیام کی طرف نظر رکھیں گے۔قرآن کریم میں بار بار نماز کے قیام کی تاکید فرمائی گئی ہے۔فرمایا کہ نماز باجماعت کی طرف وہ توجہ نہیں جو ہونی چاہئے۔فرمایا کہ امریکہ میں نئی بیوت الذکر بنانے کی طرف بہت توجہ پیدا ہوئی ہے لیکن ان کا فائدہ تبھی ہے جب ان کے حق بھی ادا ہوں اور بیوت الذکر کے حق ان کو آباد کرنا ہے اور بیوت الذکر کی آبادی پانچ وقت بیت الذکر میں آ کر نماز ادا کرنا ہے۔حضور انور نے امریکہ کے تمام احمدیوں کو نماز باجماعت کے اہتمام کی طرف خاص طور پر توجہ دلائی۔فرمایا کہ کسی قسم کے احساس کمتری میں ہمیں مبتلاء نہیں ہونا چاہئے۔دنیا میں دینی اور روحانی انقلاب ہم نے پیدا کرنا ہے۔پہلے اپنے اندر یہ انقلاب پیدا کریں اور یہ انقلاب بغیر عبادت کا حق ادا کئے پیدا نہیں ہوسکتا۔

حضور انور نے فرمایا کہ اپنی نمازوں کی حفاظت کریں اور خاص طور پر نماز وسطیٰ کی، جو تمہاری مصروفیات کے درمیان میں آتی ہیں۔نمازوں کی سستی فرمانبرداروں کی فہرست سے باہر نکال دیتی ہے۔پھر فرمایا کہ تمہاری پوری توجہ نماز میں ہو۔بے ذوقی اور بے حضوری پیدا کرنے والی نمازیں نہ پڑھیں بلکہ حضور قلب کی کوشش کریں جن سے سرور اور ذوق حاصل ہوگا۔فرمایا کہ نماز لغویات اور بری باتوں سے روکتی ہے۔ان نمازیوں کیلئے ہلاکت ہے جو اپنی نمازوں سے غافل رہتے ہیں۔فرمایا کہ حضرت مسیح موعود ایک ایسی جماعت کا قیام کرنے کیلئے آئے تھے جن کا خدا تعالیٰ کے ساتھ پختہ تعلق ہوگا اور وہ اپنی عبادتوں کی حفاظت کرنے والے ہوں گے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ آسمان پر تم اس وقت میری جماعت شمار کئے جاؤ گے جب سچ مچ تقویٰ کی راہوں پر قدم مارو گے۔سو اپنی پنجوقتہ نمازوں کو ایسے خوف اور حضور سے ادا کرو کہ گویا تم خدا تعالیٰ کو دیکھتے ہو۔پھر فرماتے ہیں کہ نمازوں میں ذوق اور حضور کی کیفیت بھی خدا تعالیٰ کے فضل سے ہی ملتی ہے۔اس لئے تم سب سے پہلے یہی دعا خدا تعالیٰ سے کرو کہ اے اللہ مجھ میں قرب کی حالت پیدا ہو جائے۔اللہ تعالیٰ ہم سب کو ایسی نمازیں نصیب فرمائے۔آمین

حضور انور نے آخر پر مکرم امر معروف عزیز صاحب مربی سلسلہ مقیم انڈونیشیا اور مکرمہ طاہرہ ونڈرمین صاحبہ اہلیہ مکرم نواب محمود ونڈرمین صاحب مرحوم کی وفات پر ان مرحومین کا ذکر خیر فرمایا اور نماز جمعہ کی ادائیگی کے بعد ان مرحومین کی نماز جنازہ غائب پڑھانے کا اعلان فرمایا۔

اعزاز

مکرم پروفیسر عبدالجلیل صادق صاحب صدر مجلس صحت پاکستان تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 9 اور 10 جون 2012ء کو ایچیسن کالج لاہور میں مختلف ایج گروپس کی پنجاب سوئمنگ چمپئن شپ منعقد ہوئی اس میں ربوہ سے 13 کھلاڑیوں نے مختلف Events میں حصہ لیا اور بفضل خدا 3 سونے کے 2 چاندی اور 3 کانسی کے تمغے حاصل کئے۔سونے کے تمغے حاصل کرنے والوں میں یاسر محمود اور محمد یحییٰ، چاندی کے تمغے حاصل کرنے والوں میں بلال احمد اور کاشف محمود جبکہ کانسی کے تمغے حاصل کرنے والوں میں یاسر محمود، دانیال وجیہہ اور ذیشان احمد شامل ہیں۔اسی طرح پنجاب سوئمنگ ٹیم میں ہمارے تین کھلاڑی بلال احمد، یحییٰ خان اور یاسر محمود منتخب ہوئے۔اللہ تعالیٰ یہ اعزاز ان کیلئے مبارک فرمائے اور مزید کامیابیوں کا پیش خیمہ ثابت ہو۔آمین

سپیشلسٹ ڈاکٹرز کی آمد

☆ مکرم ڈاکٹر عباس باجوہ صاحب
آرتھوپیڈک سرجن

☆ مکرمہ ڈاکٹر آصفہ عباس باجوہ صاحبہ
گائناکالوجسٹ

دونوں ڈاکٹر صاحبان مورخہ یکم جولائی 2012ء کو فضل عمر ہسپتال میں مریضوں کا معائنہ کریں گے۔ضرورت منداحباب وخواتین ڈاکٹر صاحبان کی خدمات سے استفادہ کیلئے ہسپتال تشریف لائیں اور قبل از وقت اپنی رجسٹریشن کروا لیں۔مزید معلومات کیلئے استقبالیہ ہسپتال سے رجوع فرمائیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

خطبہ جمعہ

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یوکے جماعت سمیت پورے یورپ میں بیوت کی تعمیر کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے لیکن ان بیوت کی خوبصورتی نمازیوں کے ساتھ ہے

یورپ کے مختلف ممالک میں گزشتہ سات آٹھ سال میں 44 بیوت کا اضافہ ہوا ہے۔ 2003ء میں جب بیت الفتوح کا افتتاح ہوا ہے تو اس سے پہلے باقاعدہ بیت صرف ایک بیت ''بیت فضل'' تھی۔ اس کے بعد اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت یوکے کو 14 نئی بیوت بنانے کی توفیق ملی ہے

مانچسٹر میں نوتعمیر شدہ ''بیت دارالامان'' کا مبارک افتتاح۔ اس بیت میں اور ملحقہ ہالز میں کل تقریباً دو ہزار نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں

بیوت کا حسن تو اُن کی آبادی سے ہے۔ ایسی آبادی جو خالصتہً اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو

ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم جب بیت بناتے ہیں یا بنائیں تو خدا تعالیٰ کے حضور جھکنے اور اُس کی رضا کے حصول کے لئے بنانے والے ہوں اور بیت بنانے کے لئے جو قربانی کی ہے، اُس پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں نہ کہ کسی قسم کا فخر

ہر بیت کی تعمیر کے ساتھ جہاں ہمیں اپنی حالتوں کی طرف توجہ دینے کی اور دعاؤں کی ضرورت ہے وہاں اپنی اولاد کی تربیت کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے

حضرت مسیح موعود کے رفقاء کی عبادت کے قیام کی روشن مثالوں کا تذکرہ اور احباب جماعت کو اس حوالہ سے اہم نصائح

خطبہ جمعہ سیدنا حضرت مرزا مسرور احمد خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرمودہ 27/اپریل 2012ء بمطابق 27 شہادت 1391 ہجری شمسی بمقام بیت دارالامان مانچسٹر

خطبہ جمعہ کا یہ متن ادارہ الفضل اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے خطبہ کے آغاز میں سورۃ البقرۃ کی آیات 128 تا 130 تلاوت کیں اور فرمایا۔

ان آیات کا ترجمہ یہ ہے کہ اور جب ابراہیم اُس خاص گھر کی بنیادوں کو استوار کر رہا تھا اور اسماعیل بھی (یہ دعا کرتے ہوئے) کہ اے ہمارے ربّ! ہماری طرف سے قبول کر لے۔ یقیناً تو ہی بہت سننے والا اور دائمی علم رکھنے والا ہے اور اے ہمارے ربّ! ہمیں اپنے دو فرمانبردار بندے بنا دے اور ہماری ذریت میں سے بھی اپنی ایک فرمانبردار امت پیدا کر دے اور ہمیں اپنی عبادتوں اور قربانیوں کے طریق سکھا اور ہم پر توبہ قبول کرتے ہوئے جھک جا۔ یقیناً تو ہی بہت توبہ قبول کرنے والا اور بار بار رحم کرنے والا ہے اور اے ہمارے ربّ! تو ان میں انہی میں سے ایک عظیم رسول مبعوث کر جو ان پر تیری آیات کی تلاوت کرے اور انہیں کتاب کی تعلیم دے اور اس کی حکمت بھی سکھائے اور اُن کا تزکیہ کر دے۔ یقیناً تو ہی کامل غلبہ والا اور حکمت والا ہے۔

ان آیات میں وہ عظیم نمونہ اور دعا بیان ہوئی ہے جس میں عاجزی اور انکساری، قربانی و وفا، اپنی نسل کے خدا تعالیٰ سے جڑے رہنے کی فکر اور دعا، دنیا کی ہدایت اور رہنمائی اور عبدِ رحمان بننے کی فکر اور دعا کے اعلیٰ ترین معیار قائم کئے ہیں۔ پہلی آیت میں اُس قربانی کا ذکر ہے۔ بہت بڑی قربانی جو حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام نے کی تھی۔ یعنی ہر پتھر جو خانہ کعبہ کی دیواروں پر چُنا جا رہا تھا وہ اس بات کی طرف بھی توجہ دلا رہا تھا کہ اب اس گھر کے مکمل ہونے کے بعد باپ نے بیٹے اور اُس سے پیدا ہونے والی نسل کو اس بے آب و گیاہ جگہ میں ہمیشہ کے لئے آباد کرنا ہے۔ اور بیٹے کو توجہ دلا رہا تھا کہ تم نے اب اس بے آب و گیاہ جگہ میں اس گھر کی رونق قائم کرنے کے لئے یہیں رہنا ہے۔ ان دونوں بزرگوں کو، اللہ تعالیٰ کے ان فرستادوں کو خدا تعالیٰ کے وعدوں پر یہ تو یقین تھا کہ ایک روز اس گھر نے تمام دنیا کا محور بننا ہے مگر یہ کیا پتہ تھا کہ یہ سب کچھ کب ہوگا؟ اُس وقت تو صرف قربانی اور صرف قربانی ہی نظر آ رہی تھی لیکن اس کے باوجود عاجزی کی انتہا ہے کہ اللہ تعالیٰ سے یہ دعا کر رہے ہیں کہ ہم تیرے گھر کی تعمیر کا جو یہ کام کر رہے ہیں، یہ تیرے ہی فضل سے ہے۔ پس ہماری اس قربانی کو قبول فرما لے۔ کوئی اظہارِ بڑائی نہیں کہ ہم نے جو کام کیا ہے یہ ہمارا حق بنتا ہے کہ اس کا بدلہ ہمیں ملے اور جلد ملے۔ بلکہ اے خدا! اے سمیع و علیم خدا! جو دعاؤں کا سننے والا ہے، تو ہماری دعاؤں کو سن لے۔ ہمارے پاس جو قربانی کرنے کے لئے تھا وہ کر دیا اور آئندہ بھی عہد کرتے ہیں کہ قربانی کریں گے بلکہ ہم تو چاہتے ہیں کہ ہماری نسلیں بھی اس قربانی میں شامل ہوں۔ یہ وہ دعا تھی جو ان دو بزرگوں نے کی۔ پھر یہ اللہ تعالیٰ کو مخاطب کر کے کہتے ہیں کہ ہم نے اپنے دل کی حقیقت تیرے سامنے رکھ دی۔ تو علیم ہے جانتا ہے کہ جو کچھ ہم کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں، صرف اور صرف تیری رضا کے حصول کے لئے کر رہے ہیں اور کہہ رہے ہیں۔ تو ہماری اس قربانی کو قبول کر کے اب جلد اسے ایسا گھر بنا دے جو تیرا گھر ہو اور تیرا گھر ہونے کی برکت سے یہ بیابان آباد ہو جائے۔ ہم تو تیرے حکم سے جو سمجھے اُس کی ظاہری تعمیل میں اس گھر کی تعمیر ہو گئی تا کہ آبادی کا مرکز بن جائے لیکن اس کی حقیقی آبادی اے اللہ! تیرے فضل پر منحصر ہے۔ اس گھر کو ظاہری طور پر آباد کرنے والوں کو بھی وہ بصیرت اور بصارت عطا فرما جو تجھ تک پہنچانے والی ہو اور روحانیت میں بڑھانے والی ہو۔ پس یہ وہ روح تھی جس کی تتبع میں مسلمانوں کی مساجد تعمیر ہوتی ہیں اور ہونی چاہئیں۔ ورنہ خوبصورت عمارات تو کوئی چیز نہیں ہیں۔ بڑی خوبصورت

پبلشر و پرنٹر : طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ | مطبع : ضیاء الاسلام پریس | مقام اشاعت : دارالنصر غربی چناب نگر ربوہ | قیمت 5 روپے

مساجد بنتی ہیں لیکن اُن میں روح مفقود ہوتی ہے۔ جو مقصد ہے وہ اُن میں نہیں پایا جاتا۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے تو فرمایا ہے کہ مساجد میں نقش ونگار نہیں ہونے چاہئیں۔

(سنن ابن ماجه کتاب المساجد والجماعة باب تشييد المساجد حديث 741)

جس طرح دوسرے مذاہب والوں نے اپنی عبادت گاہوں میں نقش ونگار بنائے ہوتے ہیں۔ لیکن بہت سی مساجد ہمیں نقش ونگار والی نظر آتی ہیں جو بادشاہوں نے بنائیں، امراء نے بنائیں، بلکہ بعض پر بادشاہوں نے سونے کا پانی بھی پھروایا۔ لیکن یہ اُن کا حسن نہیں ہے، نہ یہ سونے کا پانی، نہ یہ نقش ونگار۔ (بیوت) کا حسن تو اُن کی آبادی سے ہے۔ ایسی آبادی جو خالصةً اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے ہو۔

حضرت مصلح موعودؓ نے ایک جگہ ذکر کیا، غالباً مصر کا ذکر ہے کہ مَیں ایک عرب ملک میں ایک بہت بڑی اور خوبصورت مسجد میں جب گیا تو دیکھا کہ چار پانچ نمازی ایک کونے میں نماز پڑھ رہے تھے۔ جب اُن سے پوچھا کہ یہ کیا قصہ ہے؟ تو مسجد کا امام جو اُن کو نماز پڑھا رہا تھا، اُس نے کہا کہ لوگ نماز کے لئے نہیں آتے اور مَیں شرم کی وجہ سے محراب میں کھڑے ہو کر نماز نہیں پڑھاتا کہ کوئی نیا آنے والا یہ دیکھ کر کیا کہے گا کہ اتنی بڑی اور خوبصورت مسجد ہے اور نمازی چار پانچ ہیں۔ اس لئے ہم کونے میں نماز پڑھ لیتے ہیں تا کہ لوگ سمجھیں کہ اصل نماز ہو گئی ہے اور یہ بعد میں آنے والے نماز پڑھ رہے ہیں۔ (ماخوذ از تفسیر کبیر جلد 5 صفحہ 357)

لیکن دوسری صورت بھی ہے کہ مسجدوں میں لوگ جاتے بھی ہیں، کافی آبادی ہوتی ہے لیکن دل عموماً اُس روح سے خالی ہوتے ہیں جو ایک مسجد میں جانے والی کی ہونی چاہئے۔ دنیاداری نمازوں کے دوران بھی غالب رہتی ہے۔ توجہ اللہ تعالیٰ کی طرف خالص نہیں ہوتی۔

پس ہمیں ہمیشہ یاد رکھنا چاہئے کہ ہم جب (بیت) بناتے ہیں یا بنائیں تو خدا تعالیٰ کے حضور جھکنے اور اُس کی رضا کے حصول کے لئے بنانے والے ہوں اور (بیت) بنانے کے لئے جو قربانی کی ہے، اُس پر خدا تعالیٰ کا شکر ادا کریں نہ کہ کسی قسم کا فخر۔ کیونکہ ہماری یہ جو قربانی ہے، جو ہم کرتے ہیں، یہ اُس قربانی کا لاکھواں حصہ بھی نہیں ہے بلکہ اس سے بھی بہت کم ہے جو حضرت اسماعیل علیہ السلام کی قربانی تھی۔ صرف مال کی قربانی ہم کرتے ہیں اور وہ بھی عموماً اپنے وسائل کے مطابق۔ یقیناً آج کل کی دنیا میں یہ بھی بہت بڑی قربانی ہے کہ مالی قربانی کی جائے، نیک مقصد کے لئے قربانی کی جائے، اپنی ترجیحات بدل کر مالی قربانی کی جائے اور (بیوت) کی تعمیر کرنا ایک قابلِ تعریف کام ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے بہت مواقع پر اس کی طرف توجہ دلائی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے حضور ایسے لوگ جزا پانے والے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے جماعت کو مغربی ممالک میں اس طرف بہت توجہ پیدا ہوئی ہے اور (بیوت) بن رہی ہیں اور اپنی ترجیحات بعضوں نے تو اس حد تک بدل لی ہیں کہ زائد پیسے میں سے نہیں بلکہ اپنے آپ کو مشکل میں ڈال کر پھر قربانیاں کرتے ہیں۔ لیکن پھر بھی ہمیں یاد رکھنا چاہئے کہ ہمیں کبھی کوئی فخر نہیں ہونا چاہئے۔

اس (بیت) کی تعمیر پر تقریباً بارہ لاکھ پاؤنڈ خرچ ہوئے ہیں یعنی ایک اعشاریہ دو ملین پاؤنڈ اور جماعت نے یہاں قریباً اتنی رقم کے وعدے کئے اور ادائیگی بھی اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہو رہی ہے۔ پچھتّر (75) فیصد ادائیگی کر بھی دی۔ بعض نے بڑی بڑی قربانیاں بھی دیں۔ میں دیکھ رہا تھا کہ چوراسی (84) ہزار پاؤنڈ یا اٹھہتر (78) ہزار پاؤنڈ تک بھی ایک ایک آدمی نے قربانی دی ہے اور ایسے افراد بھی ہیں جنہوں نے پندرہ بیس ہزار، تیس ہزار کی رقمیں دیں۔ تقریباً گیارہ آدمیوں کے کُل وعدے میں دیکھ رہا تھا کہ تین لاکھ سے اوپر بنتے ہیں۔ تو یہ بہت بڑی قربانی ہے جو آجکل کے حالات میں جماعت کے افراد کرتے ہیں۔ لیکن پھر بھی ہر قربانی جو ہے وہ ہمیں عاجزی کی طرف متوجہ کرنے والی ہونی چاہئے۔ کیونکہ اس سب کے باوجود اللہ تعالیٰ نے جو نمونہ ہمارے سامنے پیش فرمایا وہ یہ ہے کہ ہماری قربانیاں حقیر ہیں اُن کی کوئی حیثیت نہیں۔

دوسرے ان قربانیوں کا فائدہ تبھی ہے جب اس گھر کی آبادی بھی ہو۔ ایک وہ بے آب وگیاہ جگہ تھی۔ بیابان تھا جہاں آبادی نہیں تھی اور وہاں اللہ تعالیٰ کا گھر بنایا گیا اور ان ممالک میں روحانی لحاظ سے یہ بنجر علاقے ہیں۔ ان علاقوں کو بھی آباد کرنا ہے اور سرسبز بنانا ہے اور اسی مقصد کے لئے ہم یورپ میں (بیوت) تعمیر کر رہے ہیں۔ پس یہ بہت بڑا کام ہے جس کو ہمیں ہمیشہ اپنے ذہن میں رکھنا چاہئے۔ صرف جمعوں کی آبادی سے ہماری (بیوت) آباد نہیں ہو سکتیں بلکہ نمازوں کی حاضری بھی ہو اور آج جب اس (بیت) کا افتتاح ہم کر رہے ہیں تو یہ دعا کریں کہ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا (-)۔

پس ہماری مالی قربانیاں اُس وقت قبولیت کا درجہ پائیں گی جب ہم خدا تعالیٰ سے یہ عہد بھی کریں اور دعا بھی کریں کہ ان قربانیوں کو قبول فرماتے ہوئے ہماری روحانی ترقی کے بھی سامان فرما اور اس (بیت) کو آباد رکھنے کی توفیق بھی عطا فرما۔ کیونکہ تو جانتا ہے کہ خالصتاً تیری عبادت کے لئے یہ (بیت) کی تعمیر ہو رہی ہے اور پھر اس علاقے میں ایسے لوگوں کی آبادی کر جو روحانیت میں ترقی کرنے والے ہوں۔ کیونکہ تیرے ذکر سے پُر رکھنے کے لئے یہ (بیت) تعمیر کی گئی ہے۔ پس ہماری قربانی قبول کر کے ہمیں اُس روحانی مقام پر پہنچا جو تیرے قرب کا ذریعہ بنائے۔ تا کہ تیرے انعامات حاصل کرتے ہوئے ہم تیری جنّتوں کے وارث بن جائیں۔

احادیث میں آتا ہے۔ مسند احمد بن حنبل کی ایک حدیث ہے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ قیامت کے روز ربّ عزّ وجل فرمائے گا کہ مجمع والے عنقریب جان لیں گے کہ کون بزرگی اور شرف والے ہیں۔ کسی نے پوچھا کہ یا رسول اللہ! بزرگی اور شرف والے کون ہیں؟ آپ نے فرمایا مساجد میں ذکر کی مجالس لگانے والے۔

(مسند احمد بن حنبل جلد 4 صفحہ 173 مسند ابی سعید الخدری حدیث 11675 مطبوعہ بیروت 1998ء)

پھر بخاری کی ایک حدیث ہے جو حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ روایت کرتے ہیں کہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ''جو صبح وشام مسجد کو جاتا ہے اللہ تعالیٰ اُس کے لئے جنت میں مہمان نوازی کا سامان تیار کرتا ہے''۔

(صحیح بخاری کتاب الأذان باب فضل من غدا الی المسجد ومن راح حدیث 662)

پس ہماری (بیوت) بزرگی اور شرف کے معیار قائم کرنے والی ہونی چاہئیں۔ اللہ کرے کہ یہ (بیت) بھی اور اس میں آنے والے بھی، اللہ تعالیٰ کے نزدیک اللہ تعالیٰ کے پسندیدہ لوگ ہوں۔ جو اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرنے والے ہوں۔ جنت میں اللہ تعالیٰ کی مہمان نوازی سے حصہ پانے والے ہوں۔ پس کیا ہی خوش قسمت ہیں وہ لوگ جو اس نیت سے (بیوت) بناتے ہیں اور اس نیت سے (بیوت) میں آتے ہیں اور صرف اس دنیا کی جنت نہیں بلکہ اُس دنیا میں بھی، جو دوسری دنیا ہے وہاں بھی اُن کو جنتیں ملتی ہیں۔ یا یوں کہہ لیں کہ صرف اُس دنیا کی جنت کی تلاش نہیں کرتے جس کا ذکر حدیث میں ہے بلکہ اِس دنیا کی جنت بھی تلاش کرتے ہیں۔ ہماری اکثر (بیوت) میں گنبد کے نیچے لکھا ہوتا ہے، یہاں بھی اس گولائی میں لکھا ہوا ہے کہ اَلَا بِذِكْرِ اللّٰهِ (-) (الرعد:29) کہ آگاہ ہو جاؤ۔ اللہ کے ذکر سے ہی دل اطمینان پاتے ہیں۔ پَس جن کے دل اطمینان پا جائیں، اُن کے لئے اس سے بڑی جنت کونسی ہو گی؟ آجکل دنیا میں جس قدر بے چینیاں پیدا ہو رہی ہیں وہ خدا تعالیٰ کو بھولنے کی وجہ سے ہیں۔ خدا تعالیٰ کو یاد رکھنے والے، اُس کے ذکر سے اپنی زبانوں کو تر کرنے والے تو تکلیفوں کو بھی خدا تعالیٰ کی خاطر برداشت کرتے ہیں اور اُنہیں اللہ تعالیٰ کی رضا کا ذریعہ بنا کر اپنے دلوں کی تسکین کا باعث بناتے ہیں۔ دنیا میں سینکڑوں لوگ اس لئے خودکشیاں کرتے ہیں، روزانہ کرتے ہیں، کہ وہ دنیاوی صدمات برداشت نہیں کر سکتے یا بعضوں کو دنیاوی صدمات کا اتنا زیادہ اثر ہوتا ہے کہ ویسے ہی اُن کو دل کے دورے پڑ جاتے ہیں۔ ابھی گزشتہ دنوں مجھے کسی نے پاکستان سے لکھا کہ وہاں شیخوپورہ کے علاقے میں شاید شدید طوفان اور ژالہ باری ہوئی اور لوگوں کی فصلیں تباہ ہو گئیں۔ ایک زمیندار اپنے کھیت میں گیا، خربوزے کی شاید فصل تھی۔ دیکھا تو سب ختم ہوا ہوا تھا۔ اُس کو اتنا صدمہ پہنچا کہ وہ چیز دیکھ کر ہی اُس کو دل کا حملہ ہوا اور وہ وفات پا گیا۔ تو یہ جو دنیاوی صدمات ہیں وہ اللہ والوں کو دنیاوی نقصانوں سے نہیں ہوتے بلکہ وہ ہر صدمہ پر اللہ تعالیٰ سے لَو لگاتے ہیں۔

مومن ہمیشہ صدمات پر خدا تعالیٰ کی آغوش میں آتے ہوئے اطمینانِ قلب پاتا ہے۔ قرآنِ کریم میں ایک جگہ سورۃ رحمان میں خدا تعالیٰ فرماتا ہے (-) (الرحمٰن:47) کہ جو اپنے رب کے حضور کھڑے ہونے سے ڈرا اُس کے لئے دو جنتیں ہیں۔ پس جو اللہ تعالیٰ کا خوف رکھتے ہوئے اللہ تعالیٰ کا ذکر، اُس کی عبادت کرنے والے ہیں وہ اطمینانِ قلب حاصل کر کے اس دنیا میں بھی جنت حاصل کرتے ہیں اور پھر اس دنیا کی جنت جو ایک بندے کو عبدِ رحمان بننے کی وجہ سے ملتی ہے، وہ اگلے جہان کی جنت کا بھی وارث بنا دیتی ہے۔

پھر اگلی آیت جو میں نے تلاوت کی ہے۔ اس میں حضرت ابراہیم، حضرت اسماعیل یہ دعا مانگ رہے ہیں کہ (-) کہ اے ہمارے ربّ! ہم جو دو ہیں، ہمیں نیک بندے بنا دے۔ یہ بھی دیکھیں، پھر

ایک اور دفعہ انتہائی عاجزی کا مقام ہے۔سب قربانیاں کرنے کے باوجود، اللہ تعالیٰ کے فرستادے ہونے کے باوجود پھر بھی یہ دعا ہے کہ اے خدا! ہمیں تو اپنے نیک بندے بنادے۔حضرت ابراہیم علیہ السلام کی اپنی بیوی اور بیٹے کو بے آب وگیاہ جگہ میں خدا کے حکم کی تعمیل میں چھوڑنے کے باوجود یہ عرض ہے کہ مجھے اپنا فرمانبردار بنادے۔سب کچھ اللہ تعالیٰ کی خاطر دے دیا۔اولاد دے دی۔بیوی دے دی۔پھر بھی یہ ہے کہ ایسی فرمانبرداری عطا فرما کہ میں کامل اطاعت کرنے والا بن جاؤں۔بیٹے کا گلے پہ چھری پھروانے کے لئے تیار ہونے کے باوجود جو خالصۃً اللہ تعالیٰ کی خاطر تھا، پھر یہ عرض ہے کہ ہمیں ہر حکم کو ماننے والا اور فرمانبردار اور نیک بنادے۔

پس یہ مقام ہے جو ایک مومن کو حاصل کرنا چاہئے کہ کبھی اپنی نیکیوں پر فخر نہ ہو۔نہ ہی اُن پر بھروسہ ہو۔کبھی اپنی قربانیوں کا مان نہ ہو۔خدا تعالیٰ کے حضور تو ڈرتے ڈرتے ہر وقت یہ عرض ہے کہ اے اللہ! ہمارے عمل تو کچھ بھی نہیں ہیں۔اگر تیرا فضل ہوگا تو ہم نیک بندے بن سکتے ہیں۔ عبدِ رحمٰن بن سکتے ہیں۔پس ہماری استدعا ہے، ہماری دعا ہے، عاجزانہ درخواست ہے کہ ہمیں نیکیوں پر قائم رکھنا اور اپنے ساتھ وفا کا تعلق رکھنے والا بنانا۔اپنی رضا پر چلنے والا بنانا کہ یہی وہ عظیم مقصد ہے جس کے لئے انسان پیدا کیا گیا ہے۔اور پھر صرف اپنے لئے ہی نہیں بلکہ ہم اپنی نسل کے لئے بھی دعا کرتے ہیں۔وہ دعا یہ ہے کہ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَا (-) کہ اور ہماری ذریت میں سے بھی فرمانبردار اور تیرے احکام بجالانے والی امّت پیدا کر۔

پس اللہ کا گھر بنا کر پھر اپنی زندگی تک ہی اُس کی آبادی کی فکر نہیں بلکہ عرض کی کہ اس کو آباد رکھنے کے لئے ،اس سے روحانی فیض پانے کے لئے ، تیری کامل فرمانبرداری کرنے کے لئے ہماری نسلوں میں سے بھی ایسے لوگ پیدا ہوتے رہیں اور یہی ایک مومن کی بھی دعا ہونی چاہئے۔

پس یہی سبق ہے جو آج ہمارے لئے ہے کہ (بیت) کے ساتھ صرف بڑے بوڑھوں کا تعلق قائم نہ ہو یا جو فارغ لوگ ہیں اُن کا تعلق قائم نہ ہو بلکہ اپنی مصروفیت میں سے بھی وقت نکال کر لوگ عبادت کے لئے یہاں آئیں اور آباد کریں۔اپنی نسلوں کا تعلق پیدا کرنے کی بھی ہم کوشش کریں۔ہماری نسلوں میں نوجوانوں اور بچوں میں بھی عبادت کی تڑپ پیدا ہو جائے۔اس کے لئے جہاں عملی کوشش کی ضرورت ہے وہاں بہت بڑا ذریعہ دعا ہے۔اللہ تعالیٰ جو دلوں کا حال جاننے والا ہے اور سننے والا ہے، نیک نیتی سے کی گئی دعاؤں کو سنتا ہے۔اس لئے دعا مانگیں کہ جب یہ عبادتوں کی جاگ، اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے کی جاگ لگتی ہے تو یہ ایک نسل کے بعد دوسری نسل میں لگتی چلی جائے۔اگر خود عبادتوں میں اور اللہ تعالیٰ کے احکامات پر عمل کرنے میں سستی ہو تو نسلوں میں بھی پھر سستی رہتی ہے۔پس ہر (بیت) کی تعمیر کے ساتھ جہاں ہمیں اپنی حالتوں کی طرف توجہ دینے کی اور دعاؤں کی ضرورت ہے وہاں اپنی اولاد کی تربیت کی طرف بھی توجہ کرنی چاہئے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی جو یہ دعا ہے کہ وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا (-)۔یہ ہمیں اپنی تربیت اور عبادتوں کی طرف بھی توجہ دلاتی ہے اور اپنی اولاد کی بہتر حالتوں کی طرف لے جانے کی طرف بھی توجہ دلاتی ہے۔ مَنَاسِكَنَا کا مطلب ہے کہ عبادت اور حقوق اور وہ تمام باتیں جو خدا تعالیٰ کے حضور ہمیں ادا کرنی چاہئیں۔پس عبادت کے ساتھ تمام حقوق اللہ ادا کرنے کی طرف ہمیں توجہ دلائی ہے اور پھر یہ بھی کہ ان عبادتوں اور حقوق اللہ کی ادائیگی کے بعد اپنے زعم میں کوئی یہ نہ سمجھے کہ مَیں نے بہت کچھ کرلیا ہے۔یہ دعا ہے کہ تُبْ عَلَيْنَا۔ ہماری توبہ قبول کرلے۔ہماری طرف متوجہ ہو اور ایسی توبہ قبول کر کہ اگر ہم چھوٹی موٹی غلطیاں کر بھی جائیں تو درگزر کردیا کر۔تُو یقیناً توبہ قبول کرنے والا اور رحم کرنے والا ہے۔

پس جب ایک تسلسل سے خود بھی یہ دعا کی جائے گی تو (بیت) کی تعمیر کا مقصد بھی پورا ہوگا۔اللہ تعالیٰ کی رضا کے حصول کے لئے کوشش کا حق ادا کرنے کی طرف بھی توجہ ہوگی۔اپنی اولادوں کو بھی اس راستے پر ڈالنے کی کوشش ہوگی اور اُن اعلیٰ ترین برکات اور رحمتوں کا فیض بھی ہمیں ملے گا جو حضرت ابراہیم اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کی دعاؤں کی قبولیت کے نتیجے میں اللہ تعالیٰ نے دنیا میں جاری فرمایا اور جن برکات نے دنیا کو اپنی لپیٹ میں لے کر ایک ایسا انقلاب پیدا کیا کہ مُردے زندہ ہونے لگے۔روحانیت کے نئے نئے چشمے پھوٹنے لگے۔عبادتوں کے ایسے معیار قائم ہوئے جو نہ کسی نے پہلے دیکھے، نہ سنے۔اور وہ عظیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم مبعوث ہوا جس پر عبادتوں کی بھی انتہا ہوئی۔جس پر وفاؤں کی بھی انتہا ہوئی۔جس پر حقوق اللہ کی ادائیگی کی بھی انتہا ہوئی اور پھر اللہ تعالیٰ کے ہاں قبولیت کا درجہ پاتے ہوئے یہ سب باتیں اُس مقام پر پہنچیں جہاں اللہ تعالیٰ نے اپنے سب سے پیارے رسول حضرت خاتم الانبیاء محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سے یہ اعلان کروایا کہ قُلْ اِنَّ صَلَاتِیْ (-)(الانعام:163)۔تُو اعلان کردے کہ یقیناً میری نماز اور میری قربانی اور میری زندگی اور میری موت اللہ تعالیٰ کے لئے ہے جو ربّ العالمین ہے۔

پس یہاں اللہ تعالیٰ کے نزدیک عبادتوں، قربانیوں اور ہر عمل کے وہ معیار قائم ہوئے جو نہ پہلے کبھی دیکھے گئے، نہ سنے گئے، جیسا کہ مَیں نے کہا۔یہ وہ معراج تھی جو ہمارے آقا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کو ملی۔اللہ تعالیٰ نے دنیا کے لئے یہ اعلان کروادیا کہ اللہ تعالیٰ کی محبت اب اسی عظیم رسول کی اتباع سے مل سکتی ہے، اس کے بغیر نہیں مل سکتی۔یہ اسوہ حسنہ ہے جس میں عبادتوں اور قربانیوں کے معیار قائم ہوئے ہیں اور پھر جنہوں نے آپ کی قوت قدسی سے براہِ راست فیض پایا اُن کے لئے بھی اللہ تعالیٰ کے فیض پانے کے نئے سے نئے راستے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے سے کھلتے چلے گئے۔ساری ساری رات عبادتیں کرنے والے اور دن کے وقت دین کی خاطر قربانیاں کرنے والے پیدا ہوئے۔جو روحانی لحاظ سے مردے تھے، وہ ایک اعلیٰ ترین زندگی پا گئے۔یہ وہ عظیم رسول تھا جو تا قیامت تمام قوموں اور تمام زمانوں کے لئے آیا تھا۔پس یہ فیض آج بھی جاری ہے۔یہ اُسوہ حسنہ آج بھی اسی طرح روشن اور چمکدار ہے جس طرح پہلے دن تھا۔جو عظیم تعلیم آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اتری جو آپؐ لے کر آئے، وہ آج بھی اپنی پوری آب وتاب کے ساتھ چمک رہی ہے۔اس عظیم نبی کو اللہ تعالیٰ نے اس زمانے میں وہ غلامِ صادق عطا فرمایا ہے جس کو آخرین میں مبعوث فرما کر پھر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے کام، جس میں آیات کی تلاوت بھی ہے، تزکیۂ نفس بھی ہے، کتاب کی تعلیم بھی ہے اور احکامات کی حکمت بھی بیان ہوئی ہے، ان کاموں کو جاری فرمایا اور پھر اس غلامِ صادق کے ماننے والوں نے بھی اپنی عبادتوں اور اپنے اعمال کو اپنے آقا و مطاع کے اسوہ حسنہ کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کی اور (دینی) تعلیمات کو اپنے اوپر اس طرح لاگو کیا کہ مخالفینِ احمدیت بھی یہ کہنے پر مجبور ہو گئے کہ (دینی) شعائر کا عملی نمونہ دیکھنا ہے تو ان لوگوں میں دیکھو۔پس یہ وہ معیار ہے جو ہمارے بڑوں نے قائم کر کے مخالفین کی زبانوں کو نہ صرف بند کیا بلکہ اُن سے اقرار کروایا کہ حقیقی (دین) کی عملی تصویر جماعت احمدیہ کے افراد میں دیکھو۔آج بھی ہمارے لئے یہی بہت بڑا مقصد ہے جو ہمیں سامنے رکھنا چاہئے، جس کو اپنے سامنے رکھتے ہوئے ہم نے دنیا کے منہ بند کروانے ہیں۔اپنے نیک اعمال سے دنیا کو (دین حق) کی خوبصورت تعلیم کی طرف راغب کرنا ہے۔اپنی عبادتوں اور اپنی نمازوں سے اپنی سجدہ گاہوں کو تر کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو جذب کرنا ہے۔اپنے ساتھ اپنی اولادوں کو بھی اس مقصد کا حق ادا کرنے والا بناتے ہوئے (بیوت) کے ساتھ جوڑنا ہے۔تبھی ہم (بیت) کی تعمیر کا حق ادا کرسکیں گے۔تبھی ہم رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا (-) کی دعا سے فیض پانے والے ہوسکیں گے، تبھی ہم زمانے کے امام کی بیعت میں آنے کا صحیح حق ادا کرنے والا کہلا سکیں گے۔تبھی ہم محبوب خدا حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کی حقیقی پیروی کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ کے پیار کو حاصل کر کے اپنی دنیا و آخرت سنوارنے والے بن سکیں گے۔

پس آج اس (بیت) کی تعمیر کے ساتھ جو کمزور طبع لوگ ہیں وہ اپنے نئے راستے متعین کریں جو اپنے عہدوں کو پورا کرنے کے راستے ہیں۔جو حُبِّ رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے دعوے کو سچ ثابت کرنے کے راستے ہیں۔جو اللہ تعالیٰ کے پیار کو جذب کرنے کے راستے ہیں۔اسی طرح جو بہتر معیار کے ہیں، جن کی نمازوں کی طرف توجہ رہتی ہے، جو (بیوت) میں آنے والے ہیں، اُن کی آبادی کی طرف توجہ رکھتے ہیں وہ بھی ان باتوں کے اعلیٰ مدارج حاصل کرنے کے لئے اپنی عبادتوں اور حقوق اللہ کی ادائیگی کے اعلیٰ معیار حاصل کرنے کی کوشش کریں۔

یہ (بیوت) اب یہاں کی جماعت میں ایک انقلاب پیدا کرنے کا ذریعہ ہونی چاہئے۔جو معلومات مَیں نے لی ہیں۔اس بڑے ہال میں مردوں کے لئے اگر سات سو ساٹھ (760) نمازیوں کے لئے جگہ ہے تو اس کو ہر نماز میں جلد سے جلد بھرنے کی کوشش کریں۔اسی طرح یہ بھی مجھے رپورٹ دی گئی کہ عورتوں کے لئے پانچ سو ساٹھ (560) نمازیوں کے لئے جگہ ہے۔دو ہالوں میں بوقتِ ضرورت چھ سواسّی (680) نمازیوں کی جگہ ہوسکتی ہے۔یعنی اس (بیت) میں کل تقریباً دو ہزار نمازی نماز پڑھ سکتے ہیں۔اس 'پڑھ سکنے' کے فقرے کو جلد سے جلد 'پڑھتے ہیں' میں بدلنے کی کوشش کریں۔تبھی (بیت) کی تعمیر اور عبادت کا حق ادا کرسکیں گے۔اللہ تعالیٰ آپ کو اس کی توفیق

عطافرمائے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل سے یو کے جماعت سمیت پورے یورپ میں (بیوت) کی تعمیر کی طرف توجہ پیدا ہو رہی ہے لیکن اس تعمیر کی خوبصورتی نمازیوں کے ساتھ ہے۔ ان (بیوت) کی خوبصورتی نمازیوں کے ساتھ ہے۔ میں جائزہ لے رہا تھا، دیکھ رہا تھا کہ 2003ء میں جب (بیت) بیت الفتوح کا افتتاح ہوا ہے تو اس سے پہلے باقاعدہ (بیت) صرف ایک (بیت) ''(بیت) فضل'' تھی۔ اُس کے بعد اللہ تعالیٰ نے جماعت یو کے کو چودہ نئی (بیوت) بنانے کی توفیق عطا فرمائی جو باقاعدہ (بیوت) ہیں۔ اسی طرح گزشتہ سات آٹھ سالوں میں یورپ میں جو پہلے تیرہ (بیوت) تھیں اب تقریباً ستاون (57) ہیں۔ تقریباً اس لئے کہہ رہا ہوں کہ ایک مکمل ہونے کے اپنے آخری مرحلے میں ہے۔ ستاون (بیوت) تیار ہو گئی ہیں اور یورپ کے مختلف ممالک میں چوالیس (44) (بیوت) کا سات آٹھ سال میں اضافہ ہوا ہے۔ جس میں جرمنی میں سب سے زیادہ ہیں۔ لیکن ان کی خوبصورتی ان کی تعمیر سے نہیں، ان کے نمازیوں سے ہے۔ اس لئے مَیں آج پھر ان یورپین ممالک کے احمدیوں کو بھی کہتا ہوں کہ ہمارا فخر (بیوت) بنانے میں نہیں۔ اس کی پیشگوئی تو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمائی تھی کہ ایک وقت میں (بیوت) بنانے پر فخر کیا جائے گا، لیکن یہ فخر آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے عاشقِ صادق کی جماعت سے منسوب ہونے والوں کا کام نہیں ہے۔ دوسرے (-) بیشک یہ فخر کرتے پھریں۔ ہمارا تو مقصد تب پورا ہو گا جب ہماری ہر (بیت) کی آبادی اتنی بڑھ جائے کہ وہ چھوٹی پڑ جائیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔

میں اس وقت اس عاشقِ صادق سے براہِ راست فیض پانے والے چند لوگوں کی عبادت کے لئے تڑپ اور ان کے معیار کے کچھ واقعات کا بھی ذکر کرنا چاہتا ہوں جو مَیں نے روایات میں سے لئے ہیں۔ نمازوں میں محویت کا عالم ہے۔ یہ واقعہ سنیں۔

حضرت جان محمد صاحب ولد عبدالغفار صاحب ڈسکوی فرماتے ہیں کہ مغرب کی نماز (بیت) مبارک کی چھت پر ادا ہونے کے وقت (حضرت مسیح موعود کے زمانے میں قادیان میں) (بیت) مبارک کے محراب کے مغرب صحن خانہ مرزا نظام الدین صاحب وغیرہ میں انہوں نے مع دیگر آٹھ نو اشخاص مجلس لگا رکھی تھی اور حقہ نوشی ہو رہی تھی (یہ مخالف تھے۔ حضرت مسیح موعود کے رشتہ دار تھے لیکن مخالفت میں بہت زیادہ بڑھے ہوئے تھے۔ دین سے ان کی بالکل بے رغبتی تھی۔ بلکہ خدا تعالیٰ سے انکاری تھے) وہ کہتے ہیں انہوں نے مجلس لگائی ہوئی تھی اس میں حقہ نوشی ہو رہی تھی، صفوں پر شراب بھی پڑی ہوئی تھی اور چار پائیوں پر اہلِ مجلس بیٹھے ہوئے تھے۔ تو جب ہم نماز پڑھنے لگے تو جتنے یہ لوگ بیٹھے ہوئے تھے انہوں نے تکبیرِ اولیٰ کے ساتھ ہی سارنگی اور طبلے پر چوٹ لگائی اور مراثیوں نے گانا شروع کر دیا تاکہ (بیت) میں نمازی ڈسٹرب ہوں۔ (لیکن کہتے ہیں) مگر ہماری نماز میں غضب کی محویت تھی۔ اس طرف خیال بھی نہیں جاتا تھا کہ کیا ہو رہا ہے۔ وہ باجے بجاتے رہے لیکن ہمیں اپنی عبادتوں سے نہ روک سکے یا توجہ نہ ہٹا سکے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 48)

حضرت حاکم علی صاحب اپنی بیعت کے بعد کی تبدیلی کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ اس کے بعد (بیعت کے بعد) محبت نے مجھے اس قدر دیوانہ کر دیا کہ کوئی مہینہ ایسا نہ ہوتا کہ مَیں حاضر نہ ہوتا۔ پس میری زندگی گویا مسیح موعود کی زیارت کے لئے تھی۔ مَیں نے اپنے گھر کے پاس ایک الگ چھوٹی سی (بیت) بنا لی اور میں تہجد کی نماز کے وقت اُس (بیت) میں چلا جاتا اور عشاء کی نماز پڑھ کر میں (بیت) سے آتا۔ اتنا وقت گویا بیس یا بائیس گھنٹے (بیت) میں رہتا تھا اور روزہ رکھتا تھا اور ایک وقت میں کھانا کھاتا تھا لیکن کوئی بھوک پیاس نہ لگتی تھی۔ بے تکلف مَیں اتنا وقت قرآنِ شریف نماز و دعا میں صرف کرتا تھا اور نہایت خوش رہتا تھا اور حالت ایسی ہو گئی کہ کسی معاملے کے متعلق دعا کروں اور توجہ کروں تو اُسی وقت اُس کی صحیح خبر مل جاتی یعنی بذریعہ کشف۔ اس وجہ سے مجھے خدا تعالیٰ کے ساتھ اور قرآن شریف کے ساتھ اور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت بڑھ گئی اور مسیح موعود پر میرا ایسا ایمان مضبوط ہوا جو لرزہ نہیں کھا سکتا تھا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 364)

بہت سارے لوگ ہیں۔ یہاں بھی آئے ہوئے ہیں۔ اسائیلم لینے والے ہیں۔ بڑی عمر کے ہیں۔ فارغ بیٹھے رہتے ہیں۔ اُن کو چاہئے کہ بجائے وقت ضائع کرنے کے اپنی عبادتوں کی طرف توجہ کریں۔ یہ عبادتوں کا معیار ہے جو ہمارے لئے نمونہ ہے۔

پھر حضرت میر مہدی حسین صاحب فرماتے ہیں کہ (بیت) مبارک کے اندر اول ایام میں تین خانے تھے۔ یعنی چھوٹی سی (بیت) تھی، تین دروں کے درمیان تھی۔ ہر ایک خانے میں دو صفیں کھڑی ہو سکتی تھیں۔ آگے پیچھے۔ اور ایک صف میں چھ آدمی آ سکتے تھے۔ (بیت) سے باہر دائیں جانب ایک چھوٹا سا صحن ہوتا تھا جو اس وقت حضرت (اماں جان) کی رہائش گاہ ہے۔ اس میں ملک غلام حسین صاحب نان پُز (نان پکانے والا) اور محمد اکبر خان صاحب سنوری مرحوم علی الترتیب روٹیاں اور سالن لئے بیٹھے تھے۔ مجھے ملک صاحب نے پہلے ایک چھوٹی سی پلیٹ میں چاول نمکین (کھانے کا ذکر کرتے ہیں) ڈال کے دیا۔ روٹیاں دیں۔ کہتے ہیں میں نے پلیٹ سے دو تین لقمے لئے تھے کہ حضرت مولوی عبدالکریم صاحب نے تکبیر کہلا کر نماز شروع کر دی۔ مَیں نے جلدی سے کھانا رکھ دیا اور (بیت) میں داخل ہونے لگا تو نان پز جو تھے انہوں نے ذرا سخت لہجے میں کہا (روٹی دے رہے تھے وہ) کہ میاں! روٹی کھا لے۔ نماز بعد میں پڑھ لینا۔ پنجابی میں کہا ''نئیں تے بھکا مریں گا''۔ (کہتے ہیں) اور کہا کہ کل دوپہر کو روٹی ملے گی پھر۔ مَیں نے کہا کہ یہاں روٹیاں کھانے نہیں آیا۔ نماز ہی تو اصل چیز ہے۔ اس کو نہیں چھوڑ سکتا۔ یہ کہہ کر نماز عشاء میں شامل ہو گیا۔

(ماخوذاز رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 7 صفحہ 409)

حکیم فضل الرحمٰن صاحب اپنے والد حافظ نبی بخش صاحب کے متعلق بیان کرتے ہیں کہ آپ کے اندر حضرت مسیح موعود کے لئے ایک عشق موجود تھا اور طبیعت میں احتیاط ایسی ہے کہ جب کبھی کوئی حضور کے حالات سنانے کے لئے کہے تو یہی جواب دیتے ہیں کہ مجھے اپنے حافظے پر اعتبار نہیں۔ ایسا نہ ہو کہ کوئی غلط بات حضور کی طرف منسوب کر بیٹھوں۔ آپ محکمہ نہر میں پٹواری تھے اور گرداوری کے دنوں میں قریباً سارا سارا دن گھومنا پڑتا حتی کہ جیٹھ ہاڑ کے مہینوں میں بھی۔ یعنی پنجاب میں گرمی کے جو شدید مہینے ہوتے ہیں، اُن میں بھی گھومنا پڑتا اور اس سے جس قدر تھکاوٹ انسان کو ہو جاتی ہے وہ بالکل واضح ہے۔ مگر رات کو آپ تہجد کے لئے ضرور اُٹھتے۔ اور ہم پر بھی زور دیتے (یعنی بچوں کو بھی زور دیتے۔ جوان بچے تھے)۔ جب رمضان کے دن ہوتے تو باوجود اس قدر گرمی کے روزے بھی باقاعدہ رکھتے۔ سردی کے دنوں میں تہجد کی نماز عموماً قرأت جہری سے پڑھ کر بچوں کو ساتھ شامل فرما لیتے (یعنی اونچی آواز میں پڑھتے)۔ آپ خدا کے فضل سے حافظ قرآن ہیں (تھے اُس وقت)۔ ہمیں نماز روزے کی بہت تاکید فرماتے بلکہ کڑی نگرانی فرماتے اور سُستی پر بہت ناراض ہوتے۔ قرآنِ کریم ہمیں خود پڑھایا۔ جب دن کو اپنے کاروبار میں مشغولیت کے باعث وقت نہ ملتا تو رات کو پڑھاتے۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 12 صفحہ 2-1)

والدین کے لئے یہ نمونہ ہے۔ بچوں کی تربیت کا یہ نمونہ ہمیں اپنے سامنے رکھنا چاہئے۔ اور اسی طرح اپنی عبادات جو ہیں وہ والدین کی ہوں گی تو بچے نمونہ پکڑیں گے۔ ان ملکوں میں جہاں دین سے لوگ دور ہو رہے ہیں۔ ہمارے بعض بچے بھی متأثر ہو رہے ہیں۔ اس لحاظ سے ان ملکوں میں تو بہت زیادہ کوشش کی ضرورت ہے۔ نہ صرف خود دین پر قائم رہنا ہے بلکہ اپنے معیار بڑھانے ہیں اور پھر اس سے بڑھ کر بچوں کی نگرانی بھی کرنی ہے اور تربیت کی طرف بھی توجہ دینی ہے۔ اگر چالیس پینتالیس سال کے لوگ بھی جو میں نے دیکھے کہ خود آدھی رات تک ٹی وی دیکھتے رہتے ہیں یا انٹرنیٹ پر بیٹھے رہتے ہیں، بعضوں کی شکایتیں اُن کی بیویوں کی طرف سے بھی آ جاتی ہیں تو وہ بچوں کی کیا تربیت کریں گے؟

پس ان ملکوں میں رہنے والے احمدیوں کے لئے خاص طور پر اور تمام دنیا میں ہی احمدیوں کے لئے عموماً ایک چیلنج ہے کیونکہ شیطان آج کل اپنی کارروائیوں میں حد سے زیادہ بڑھا ہوا ہے، اور ہم نے اس کا مقابلہ کرنا ہے اور یہ اللہ تعالیٰ کی مدد کے بغیر نہیں ہو سکتا۔ اور اللہ تعالیٰ کی مدد عبادتوں کے ذریعے حاصل کی جا سکتی ہے۔ پس اس طرف بہت زیادہ توجہ دیں۔

پھر شیخ نورالدین صاحب اپنی بیعت کے بعد کے حالات بیان کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔ کچھ عرصے کے بعد امرتسر آ گیا۔ وہاں کاروبار کی وجہ سے غفلت پیدا ہو گئی اور دینی حالت اچھی نہ رہی۔ گرمیوں کے دن تھے اور دوپہر کا وقت تھا۔ میں سویا ہوا تھا۔ ایسا معلوم ہوتا تھا کہ جس طرح غرغرہ کی حالت ہوتی ہے۔ سوئی ہوئی حالت میں آخری وقت کی حالت پیدا ہو گئی اور خواب میں (یہ اپنے آپ کو دیکھ رہے ہیں) مَیں لوگوں کی گفتگو سنتا تھا لیکن جواب نہیں دے سکتا تھا۔ مَیں نے پورا نقشہ دیکھا کہ مجھے غسل دیا گیا۔ (یہ شاید میرا خیال ہے کشفی حالت تھی کہ مجھے غسل دیا گیا) اور کفن پہنایا

گیا۔ پھر مجھے دفن کر دیا گیا۔ مٹی ڈال دی گئی۔ جب لوگ دفن کر کے واپس آ گئے تو قبر نے دونوں پہلوؤں سے مجھے اس طرح دبایا کہ مَیں برداشت نہ کر سکا۔ اتنے میں دیکھا کہ عین سامنے حضرت مسیح موعود کھڑے ہیں اور میری طرف انگلی کر کے فرمایا کہ کیا آپ نے ہمارے ساتھ یہی وعدہ کیا تھا؟ ایک طرف تکلیف تھی، دوسری طرف حضرت صاحب کے الفاظ۔ مَیں بہت رویا اور عرض کیا حضور میں بھول گیا۔ مجھے معاف فرماویں۔ مَیں توبہ کرتا ہوں۔ آئندہ یہ کمزوریاں نہیں دکھاؤں گا۔ حضرت صاحب تشریف لے گئے۔ کہتے ہیں میری آنکھ کھل گئی۔ اُس حالت سے واپس آ گیا مگر اس طرح گھبرایا ہوا اور تکلیف میں تھا کہ بیان سے باہر۔ آنسو نکل رہے تھے اور سخت مرعوب ہو رہا تھا۔ پھر قبلہ رُو ہو کر نماز شروع کی۔ ایک عرصے تک میرے جسم پر اس واقعے کا اثر رہا۔ تکلیف بھی اور درد بھی ہوتا رہا۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 12 صفحہ 10,9)

پس اُس زمانے میں نیک لوگوں سے جو یہ بھول چوک ہوتی تھی تو اللہ تعالیٰ جن پر رحم کرنا چاہتا ہے اُن کو اس ذریعے سے بھی تنبیہ فرماتا ہے۔ تو یہ بھی اللہ تعالیٰ کا ایک پیار کا سلوک ہے کہ بگڑنے نہیں دیتا۔

پھر عورتوں کے لئے بھی ایک مثال ہے۔ بعض اوقات مختلف عذر پیش کر کے نمازوں کے اوقات میں باقاعدگی نہیں ہوتی۔ عورتیں بعض دفعہ بہانے بنا لیتی ہیں۔ بعض ایسی ہیں لیکن بعض مَیں نے دیکھا ہے کہ مردوں سے زیادہ نمازی ہیں اور نمازوں کی طرف توجہ ہے۔

حضرت مائی کاکو صاحبہ بیان کرتی ہیں کہ ایک دفعہ ہم چند عورتیں سیکھواں سے حضور کی ملاقات کے لئے آئیں۔ مولوی قمرالدین صاحب کی والدہ نے مجھے کہا کہ ہمیں مغرب کی نماز روز عشاء کی نماز کے ساتھ پڑھنی پڑتی ہے، کاموں کی مصروفیت کی وجہ سے، کیا کریں۔ حضرت صاحب سے فتویٰ پوچھو۔ میں نے حضور کی خدمت میں عرض کی کہ عورتوں کو بچوں کی وجہ سے مغرب کی نماز میں دیر ہو جاتی ہے، کیا کریں۔ فرمایا میں تو نہیں سمجھتا کہ اگر پوری کوشش کی جائے تو دیر ہو جائے۔ لیکن اگر مجبوری ہو تو عورتوں کو چاہئے کہ عشاء کی نماز مغرب کے ساتھ جمع کریں کیونکہ جس طرح صبح کے وقت فرشتے اترتے ہیں، ویسے ہی مغرب کے وقت بھی اترتے ہیں۔ (ایسے مغرب اور عشاء کی نماز کو اگر جمع کرنا پڑے تو مغرب کے وقت جمع کرنا بہتر ہے)۔ مائی کاکو صاحبہ نے روایت کے وقت کہا کہ اُس وقت سے لے کر آج تک ہم نے یہ انتظام رکھا ہے کہ مغرب کی نماز سے پہلے پہلے کھانا تیار کر کے بچوں کو کھلا دیتی ہیں اور پھر مغرب کی نماز کے لئے فارغ ہو جاتی ہیں۔

(ماخوذ از رجسٹر روایات رفقاء غیر مطبوعہ جلد 12 صفحہ 209)

تو یہ ان لوگوں کے نمونے تھے۔ نماز جمع کرنے کی طرف توجہ نہیں ہوئی بلکہ نمازیں علیحدہ پڑھنے کے لئے کیا طریق اختیار کرنا چاہئے، اس طرف توجہ کی۔ پس مائیں بھی جو بچوں کے لئے ایک نمونہ ہیں، اُن کو اس طرف توجہ دینی چاہئے۔

حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں کہ: ''(دین حق) نے وہ قادر اور ہر ایک عیب سے پاک خدا پیش کیا ہے جس سے ہم دعائیں مانگ سکتے ہیں اور بڑی بڑی امیدیں پوری کر سکتے ہیں۔ اس واسطے اُس نے اسی سورۃ فاتحہ میں دعا سکھائی ہے کہ تم لوگ مجھ سے مانگا کرو۔ اِهْدِنَا (-) (الفاتحہ:6)۔ یعنی یاالٰہی! ہمیں وہ سیدھی راہ دکھا جو اُن لوگوں کی راہ ہے جن پر تیرے بڑے بڑے فضل اور انعام ہوئے۔ اور یہ دعا اس واسطے سکھائی کہ تا تم لوگ صرف اس بات پر ہی نہ بیٹھ رہو کہ ہم ایمان لے آئے بلکہ اس طرح سے اعمال بجا لاؤ کہ ان انعاموں کو حاصل کر سکو جو خدا تعالیٰ کے مقرب بندوں پر ہوا کرتے ہیں''۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 386۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

فرمایا کہ ''جو شخص سچے جوش اور پورے صدق اور اخلاص سے اللہ تعالیٰ کی طرف آتا ہے وہ کبھی ضائع نہیں ہوتا۔ یہ یقینی اور سچی بات ہے کہ جو خدا کے ہوتے ہیں خدا اُن کا ہوتا ہے اور ہر ایک میدان میں اُن کی نصرت اور مدد کرتا ہے۔ بلکہ اُن پر اپنے اس قدر انعام و اکرام نازل کرتا ہے کہ لوگ اُن کے کپڑوں سے بھی برکتیں حاصل کرتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے جو یہ دعا سکھائی ہے'' (یعنی اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ کی) ''تو یہ اس واسطے ہے کہ تا تم لوگوں کی آنکھ کھلے کہ جو کام تم کرتے ہو دیکھ لو کہ اُس کا نتیجہ کیا ہوا ہے''۔ پھر فرمایا کہ ''اگر انسان ایک عمل کرتا ہے اور اُس کا نتیجہ کچھ نہیں تو اُس کو اپنے اعمال کی پڑتال کرنی چاہئے۔ (دیکھنا چاہئے کہ میرے اعمال کیا ہیں) کہ وہ کیسا عمل ہے جس کا نتیجہ کچھ نہیں ہے''۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 387۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر اصول عبادت کا خلاصہ بیان فرماتے ہوئے فرماتے ہیں کہ ''عبادت کے اصول کا خلاصہ اصل میں یہی ہے کہ اپنے آپ کو اس طرح سے کھڑا کرے کہ گویا خدا کو دیکھ رہا ہے اور یا یہ کہ خدا اُسے دیکھ رہا ہے۔ ہر قسم کی ملونی اور ہر طرح کے شرک سے پاک ہو جاوے اور اُسی کی عظمت اور اُسی کی ربوبیت کا خیال رکھے اور ادعیہ ماثورہ اور دوسری دعائیں خدا تعالیٰ سے بہت مانگے اور بہت توبہ استغفار کرے اور بار بار اپنی کمزوری کا اظہار کرے تاکہ تزکیۂ نفس ہو جاوے اور خدا تعالیٰ سے سچا تعلق ہو جاوے اور اسی کی محبت میں محو ہو جاوے۔ اور یہی ساری نماز کا خلاصہ ہے اور یہ سارا سورۃ فاتحہ میں ہی آ جاتا ہے۔ دیکھو اِيَّاكَ نَعْبُدُ وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ (الفاتحہ:5) میں اپنی کمزوری کا اظہار کیا گیا ہے اور امداد کے لئے خدا تعالیٰ سے ہی درخواست کی گئی ہے اور خدا تعالیٰ سے مدد اور نصرت طلب کی گئی ہے اور پھر اُس کے بعد نبیوں اور رسولوں کی راہ پر چلنے کی دعا مانگی گئی ہے اور اُن انعامات کو حاصل کرنے کے لئے درخواست کی گئی ہے جو نبیوں اور رسولوں کے ذریعہ سے اس دنیا پر ظاہر ہوئے ہیں اور جو انہیں کی اتباع اور انہیں کے طریقہ پر چلنے سے حاصل ہو سکتے ہیں۔ اور پھر خدا تعالیٰ سے دعا مانگی گئی ہے کہ اُن لوگوں کی راہوں سے بچا جنہوں نے تیرے رسولوں اور نبیوں کا انکار کیا اور شوخی اور شرارت سے کام لیا۔ اور اسی جہان میں ہی اُن پر غضب نازل ہوا یا جنہوں نے دنیا کو ہی اپنا اصلی مقصود سمجھ لیا اور راہِ راست کو چھوڑ دیا۔ اور اصلی مقصد نماز کا تو دعا ہی ہے اور اس غرض سے دعا کرنی چاہئے کہ اخلاص پیدا ہو اور خدا تعالیٰ سے کامل محبت ہو اور معصیت سے جو بہت بری بلا ہے اور نامۂ اعمال کو سیاہ کرتی ہے طبعی نفرت ہو اور تزکیۂ نفس اور روح القدس کی تائید ہو۔ دنیا کی سب چیزوں جاہ و جلال، مال و دولت، عزت و عظمت سے خدا مقدم ہو۔ (ان کے مقابلے میں سب سے مقدّم خدا ہو) اور وہی سب سے عزیز و پیارا ہو اور اس کے سوائے جو شخص دوسرے قصے کہانیوں کے پیچھے لگا ہوا ہے، جن کا کتاب اللہ میں ذکر تک نہیں، وہ گمراہ ہے اور محض جھوٹا ہے۔ نماز اصل میں ایک دعا ہے جو سکھائے ہوئے طریقہ سے مانگی جاتی ہے۔ یعنی کبھی کھڑے ہونا پڑتا ہے، کبھی جھکنا اور کبھی سجدہ کرنا پڑتا ہے۔ اور جو اصلیت کو نہیں سمجھتا وہ پوست (اوپر والی جلد) پر ہاتھ مارتا ہے''۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 335۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

پھر فرمایا ''بعض لوگ (بیوت) میں بھی جاتے ہیں۔ نمازیں بھی پڑھتے ہیں اور دوسرے ارکانِ (دین) بھی بجا لاتے ہیں مگر خدا تعالیٰ کی نصرت اور مدد اُن کے شامل حال نہیں ہوتی اور اُن کے اخلاق اور عادات میں کوئی نمایاں تبدیلی دکھائی نہیں دیتی جس سے معلوم ہوتا ہے کہ اُن کی عبادتیں بھی رسمی عبادتیں ہیں۔ حقیقت کچھ بھی نہیں، کیونکہ احکام الٰہی کا بجا لانا تو ایک بیج کی طرح ہوتا ہے جس کا اثر روح اور وجود دونوں پر پڑتا ہے۔ ایک شخص جو کھیت کی آبپاشی کرتا اور بڑی محنت سے اُس میں بیج بوتا ہے اگر ایک دو ماہ تک اُس میں انگوری نہ نکلے (یعنی بیج نہ پھوٹے) تو ماننا پڑتا ہے کہ بیج خراب ہے۔ یہی حال عبادات کا ہے۔ اگر ایک شخص خدا کو وحدہٗ لاشریک سمجھتا ہے، نمازیں پڑھتا ہے، روزے رکھتا ہے اور بظاہر نظر احکام الٰہی کو حتی الوسع بجا لاتا ہے لیکن خدا تعالیٰ کی طرف سے کوئی خاص مدد اُس کے شامل حال نہیں ہوتی تو ماننا پڑتا ہے کہ جو بیج وہ بو رہا ہے وہی خراب ہے۔ یہی نمازیں تھیں جن کو پڑھنے سے بہت سے لوگ قطب اور ابدال بن گئے۔ مگر تم کو کیا ہو گیا کہ باوجود اُن کے پڑھنے کے کوئی اثر ظاہر نہیں ہوتا۔ یہ قاعدہ کی بات ہے کہ جب تم کوئی دوا استعمال کرو گے اور اگر اس سے کوئی فائدہ محسوس نہ کرو گے تو آخر ماننا پڑے گا کہ یہ دوا موافق نہیں۔ یہی حال ان نمازوں کا سمجھنا چاہئے''۔

(ملفوظات جلد 5 صفحہ 387-386۔ ایڈیشن 2003ء مطبوعہ ربوہ)

اللہ کرے کہ ہم اس پیغام کو سمجھنے والے ہوں اور اس کے مطابق اپنی زندگیاں گزارنے والے ہوں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں حقیقی رنگ میں عبادتوں کی توفیق عطا فرمائے اور اپنی رضا کو حاصل کرنے والا بنائے۔

اطلاعات و اعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

علمی اور ورزشی ریلی

(مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع عمرکوٹ)

مکرم رفیع احمد صاحب ناظم اطفال ضلع عمرکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 10 جون 2012ء کو مجلس اطفال الاحمدیہ ضلع عمرکوٹ کی ایک روزہ علمی و ورزشی ریلی بمقام ناصر آباد فارم میں منعقد ہوئی۔ افتتاحی تقریب محترم منیر ذوالفقار چوہدری صاحب نائب امیر ضلع عمرکوٹ کی زیر صدارت ہوئی۔ بچوں میں معیار صغیر اور معیار کبیر کے الگ الگ علمی اور ورزشی مقابلہ جات ہوئے۔ اختتامی تقریب محترم چوہدری ناصر احمد واہلہ صاحب امیر ضلع عمرکوٹ کی زیر صدارت ہوئی۔ تلاوت و نظم کے بعد خاکسار نے رپورٹ پیش کی اور محترم امیر صاحب ضلع نے پوزیشنز حاصل کرنے والے بچوں میں انعامات تقسیم کئے، خطاب کیا اور دعا کروائی۔ ضلع عمرکوٹ کی 19 مجالس سے 305 اطفال نے شرکت کی۔ اس ریلی میں مجلس کنری نے بہترین مجلس کا اعزاز حاصل کیا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا ہے کہ ہمارے احمدی نوجوان اور بچے علم و عمل کے میدان میں سبقت لے جانے والے ہوں۔ آمین

ولادت

مکرم حمید احمد ظفر صاحب معلم وقف جدید دارالنصر غربی منعم ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

مورخہ 5/اکتوبر 2011ء کو میری بیٹی مکرمہ ذوالکیف ناز صاحبہ زوجہ مکرم عبدالمالک عرفان خان صاحب فیصل آباد کو اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹی کے بعد پہلے بیٹے سے نوازا ہے۔ جس کا نام حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ نے ازراہ شفقت مسرور احمد عطا فرمایا ہے۔ نومولود تحریک وقف نو میں شامل ہے اور مکرم عبداللطیف خان صاحب کی نسل سے ہے۔ احباب کرام سے درخواست دعا ہے کہ مولیٰ کریم نومولود کو نیک، لائق، خادم دین اور والدین کیلئے فرمانبردار بنائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم چوہدری بشیر احمد صاحب صراف ڈسکہ کوٹ ضلع سیالکوٹ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی بھاوجہ مکرمہ عزیزہ بیگم صاحبہ بیوہ محترم میاں نذیر احمد ناصر صاحب سابق صدر و امیر جماعت احمدیہ ڈسکہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بقضائے الٰہی یکم جون 2012ء کو بعمر 90 سال وفات پاگئیں۔ آپ بفضل ایزدی موصیہ تھیں۔ آپ کا جنازہ زینت بلاک علامہ اقبال ٹاؤن لاہور میں مقامی مربی صاحب نے 2 جون کو صبح ساڑھے آٹھ بجے پڑھایا۔ بعدازاں لاہور سے میت کو ربوہ لے جایا گیا۔ نماز ظہر کے بعد محترم محمد الدین ناز صاحب ایڈیشنل ناظر اصلاح وارشاد تعلیم القرآن نے بیت مبارک میں نماز جنازہ پڑھائی۔ بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ نے دعا کروائی۔ آپ مکرم محمد ابراہیم عابد صاحب ڈسکہ کوٹ کی چھوٹی ہمشیرہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ کے فضل سے بہت ہی خوبیوں کی مالک تھیں۔ ڈیرہ دون، دہلی، قادیان، لاہور اور ڈسکہ کوٹ میں جماعتی کاموں میں تعاون اور خدمت کی توفیق ملی۔ آپ مہمان نواز، صفائی پسند اور غریب پرور تھیں۔ خلافت سے محبت، چندوں میں باقاعدہ، مالی تحریکات میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینا بھی آپ کا نمایاں وصف تھا۔ آپ کی اولاد میں چار بیٹے مکرم رانا منیر احمد صاحب ڈی ایس پی لاہور، مکرم رانا نصیر احمد صاحب امریکہ، مکرم رانا سعید احمد صاحب امریکہ، مکرم رانا نعیم احمد صاحب لاہور اور تین بیٹیاں مکرمہ نجم الطارقہ صاحبہ اہلیہ مکرم ناصر احمد صاحب ریٹائرڈ ڈپٹی ڈائریکٹر CDI اسلام آباد حال امریکہ، مکرمہ نجم الثاقبہ صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری امین الملک صاحب ڈسکہ کوٹ اور مکرمہ محمودہ نرگس صاحبہ اہلیہ مکرم مبارک احمد شریف صاحب گلبرگ حال امریکہ سوگوار چھوڑی ہیں۔ سب شادی شدہ، صاحب اولاد اور مخلص احمدی ہیں۔ احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرمائے۔ آپ کے روحانی درجات بلند فرمائے نیز پسماندگان اور لواحقین کو صبر جمیل کی توفیق عطا فرمائے۔ آمین

سانحہ ارتحال

مکرم ہومیو ڈاکٹر چوہدری محمد حامد صاحب دارالیمن شرقی صادق ربوہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ہمشیرہ مکرمہ شمیم بی بی صاحبہ زوجہ مکرم محمد یعقوب صاحب مرحوم مورخہ 9 جون 2012ء کو اچانک طبیعت خراب ہونے کی وجہ سے فضل عمر ہسپتال ربوہ میں اپنے مولائے حقیقی کے حضور حاضر ہوگئیں۔ وفات کے وقت آپ کی عمر 61 سال تھی۔ آپ بفضل خدا موصیہ تھیں۔ آپ کی نماز جنازہ مورخہ 11 جون 2012ء کو بعد نماز عصر طاہر آباد غربی کی گراؤنڈ میں مکرم تنویر احمد صاحب مربی سلسلہ نے پڑھائی اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد مکرم مربی صاحب موصوف نے ہی دعا کروائی۔ آپ سادہ مزاج اور صابر وشاکر خاتون تھیں اور جذبہ خدمت خلق سے سرشار تھیں۔ آپ کا جماعت اور ذیلی تنظیم کے ساتھ گہرا تعلق تھا۔ آپ پنجوقتہ نماز کی پابند اور قرآن کریم کی تلاوت باقاعدگی سے کرنے والی تھیں۔ محترمہ اعلیٰ اخلاق کی مالک اور ہمسائیوں سے خاص طور پر بہت اچھا سلوک کرنے والی تھیں غرباء کی مدد کیلئے ہر وقت کوشاں رہتی تھیں۔ مرحومہ انتہائی ملنسار اور دعا گو تھیں اور خلافت کے ساتھ آپ کا وفا اور اخلاص کا تعلق تھا خلیفہ وقت کے ہر حکم پر لبیک کہنے والی تھیں۔ چندوں کی بروقت ادائیگی کرنے والی تھیں۔ مرحومہ نے پسماندگان میں 3 بیٹے مکرم احسان اللہ شمس صاحب، مکرم عرفان اللہ قمر صاحب، مکرم فرقان اللہ نیر صاحب، اور 4 بیٹیاں یادگار چھوڑی ہیں۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ سے مغفرت کا سلوک فرمائے اور درجات بلند فرمائے اور جنت الفردوس میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے اور لواحقین کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

طالبات متوجہ ہوں

(گورنمنٹ فضل عمر گرلز ہائی سکول ربوہ)

9th کلاس کی طالبات کی آن لائن رجسٹریشن کی جاری ہے۔ لہٰذا تمام طالبات اپنی دو عدد پاسپورٹ سائز تصاویر اور فیس کے ساتھ فوری طور پر سکول سے رابطہ کریں ورنہ رجسٹریشن نہ ہونے کی صورت میں طالبات پرائیویٹ متصور ہوں گی اور ادارہ ذمہ دار نہ ہوگا۔

(پرنسپل فضل عمر گرلز ہائی سکول ربوہ)

خریداران الفضل متوجہ ہوں!

بیرون از ربوہ خریداران الفضل کو چندہ الفضل ختم ہونے پر جب یاددہانی کی چٹھی ملے تو چندہ کی ادائیگی کی طرف توجہ فرمائیں اور نمائندہ مینیجر الفضل کا انتظار نہ کریں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

الفضل اور کراچی کے احباب

مکرم عبدالرشید سماٹری صاحب کراچی نمائندہ مینیجر روزنامہ الفضل (آنریری) سے احباب جماعت نماز جمعہ کے بعد احمدیہ ہال میں رابطہ کرسکتے ہیں۔ الفضل جاری کروانے کیلئے فون نمبر 6320478 پر ان سے رابطہ قائم کیا جا سکتا ہے۔

☆ سالانہ چندہ -/2100 روپے

☆ ششماہی =/1050 روپے

☆ سہ ماہی =/525 روپے

☆ خطبہ نمبر =/450 روپے ہے۔

احباب جماعت الفضل کی توسیع اشاعت میں ہمارے ساتھ تعاون فرمائیں۔

(مینیجر روزنامہ الفضل)

چپ بورڈ، پلائی ووڈ، وینیر بورڈ، لیمینیشن بورڈ فلش ڈور، مولڈنگ، کیلئے تشریف لائیں۔

فیصل پلائی ووڈ اینڈ ہارڈ ویئر سٹور

145 فیروز پور روڈ جامعہ اشرفیہ لاہور

فون: 042-37563101 طالب دعا: فیصل خلیل خاں

موبائل: 0300-4201198 قیصر خلیل خاں

تحقیق و تجربہ اور کامیابی کے 54 سال

ڈیڑھ صد سے زائد مفید اور مؤثر دوائیں

مرض اٹھراء، اولاد نرینہ، امراض معدہ و جگر، نوجوانوں اور شادی شدہ جوڑوں کے امراض۔ بفضلہ تعالیٰ لاکھوں مریض شفاء پاچکے ہیں۔

اطباء وسٹاکسٹ فہرست ادویہ طلب کریں

حکیم شیخ بشیر احمد

ایم۔اے، فاضل طب والجراحت

فون: 047-6211538 فیکس: 047-6212382

ای میل: khurshiddawakhana@gmail.com

مطب خورشید یونانی دواخانہ گولبازار ربوہ۔

عزیز ہومیو پیتھک کلینک اینڈ سٹور

رحمان کالونی ربوہ۔ فیکس نمبر 047-6212217

فون: 047-6211399, 0333-9797797

راس مارکیٹ نزد ریلوے پھاٹک اقصیٰ روڈ ربوہ

فون: 047-6212399, 0333-9797798

جرمن و فرانس کی سیل بند ہومیو پیتھک پوٹینسی سے تیار کردہ بے ضرر زود اثر ادویات جو آپ مکمل اعتماد کے ساتھ استعمال کر سکتے ہیں۔

رعائتی قیمت 25ML =/40 روپے 120ML -/100 روپے

GHP-55/GH	GHP-319/GH	GHP-324/GH	GHP-354/GH	GHP-383/GH	GHP-391/GH
ایمرجنسی ٹانک گھبراہٹ، گیس، ڈپریشن ہائی/لو بلڈ پریشر، صدمہ یا غم کے بد اثرات دور کرنے کیلئے ضروری دوا ہے	امراض معدہ بدہضمی، تیزابیت، گیس سینے اور معدے کی جلن کیلئے اکسیر دوا ہے	اسہال۔ پیچش ہر قسم کے اسہال پیچش معدے اور آنتوں کی سوزش کیلئے مجرب ترین دوا ہے۔	نزلہ، فلو، چھینکیں نئے یا پرانے نزلہ زکام کو مکمل آرام دینے والی کامیاب دوا ہے۔	حلق و گلے کے امراض، گلے وٹانسلز کی سوزش، درد کو دور کرنے کیلئے مؤثر اور آزمودہ علاج ہے۔	خون و بھوک کی کمی سرخ ذرات کی کمی، بیماری کے بعد کمزوری دور کرنے اور جگر کو قوت دینے والی مؤثر ترین دوا ہے۔

خبریں

برطانوی سائنسدانوں نے مٹاپے کو دنیا کا سب سے بڑا مسئلہ قرار دیدیا

برطانوی سائنسدانوں نے مٹاپے کو عالمی وسائل پر بوجھ اور بڑھتی ہوئی آبادی سے زیادہ خطرناک قرار دیدیا۔ دنیا کی بڑھتی ہوئی آبادی کو بیشتر ممالک میں خوراک کی کمی بنیادی وجہ قرار دیا جاتا ہے تاہم لندن سکول ہائیجین کے سائنسدان اس سے کہیں زیادہ خطرناک مٹاپے کو قرار دیتے ہیں جو عالمی وسائل کے لئے خطرہ ہے۔ تحقیق کے مطابق دنیا کے موٹے افراد کا مجموعی وزن ایک ارب کی اضافی آبادی کے برابر ہے۔

چین کے تین خلاء باز پہلی بار خلائی مدار میں داخل

چین کے تین خلاء بازوں نے پہلی بار خلائی مدار میں داخل ہو کر تاریخ رقم کر دی۔ چینی خبر رساں ادارے کے مطابق چینی خلاباز جنگ ہائی پنگ، لیو آ نگ، لیو یانگ خلائی شٹل شینز و نائن کے ذریعے تیانگ آ نگ ون لیبارٹری میں پہنچ گئے۔ انہوں نے تین گھنٹے پرواز کے بعد 2 بجکر 7 منٹ پر خلائی اسٹیشن سے منسلک ہونے کا عمل کامیابی سے مکمل کیا۔

سطح سمندر اگلی صدی میں دو سے تین گنا بلند ہو جائے گی

امریکی تحقیقاتی رپورٹ میں بتایا گیا ہے کہ اگلی صدی میں سطح سمندر دو سے تین گنا بلند ہو جائے گی۔ ماہرین کے مطابق قطبین پر برف پگھلنے کی رفتار سے انہیں اندازہ ہوا کہ سطح سمندر بلند ہونے کی رفتار میں مزید تیزی آ جائے گی اور یہ سطح 20 سے 55 انچ بلند ہو جائے گی۔

الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کا ارشاد

مارچ 1984ء میں مینیجر الفضل کی طرف سے سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع کی خدمت میں ایک چٹھی لکھی گئی جس میں یہ ذکر تھا کہ ماہ فروری 1984ء میں الفضل کی اشاعت سات ہزار تھی (خطبہ نمبر کی اشاعت آٹھ ہزار تھی) اس پر حضور انور نے اپنے دست مبارک سے رقم فرمایا۔

"ابھی تک اشاعت تھوڑی ہے۔ دس ہزار تو میں نے کم سے کم کہی تھی۔ پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے۔"

حضور انور کا یہ ارشاد احباب جماعت تک پہنچاتے ہوئے ہم احباب کو ان کی ذمہ داریوں کی طرف بھی متوجہ کرتے ہیں کہ ابھی تک ہم حضور کے اس ارشاد کو بھی پورا نہیں کر سکے کہ اشاعت کم از کم دس ہزار ہو جبکہ حضور کا اصل منشاء مبارک یہ تھا کہ الفضل کی اشاعت پندرہ بیس ہزار ہونی چاہئے۔ خاکسار اس نوٹ کے ذریعہ تمام امراء صاحبان، صدر صاحبان، سیکرٹریان اور ذیلی تنظیموں انصار اللہ، خدام الاحمدیہ اور لجنہ اماء اللہ کے عہدیداران کی خدمت میں عرض کرتا ہے کہ براہ کرم اپنی ذمہ داری کو محسوس کریں۔ حضور انور کا ارشاد پورا کرنے میں ہی برکت ہے یہی تمام سعادتوں کا منبع اور سرچشمہ ہے۔ تمام احباب کے گھر میں روحانیت کی اس نہر کا پہنچنا ضروری ہے۔ اگر ہر احمدی گھر میں اخبار پہنچ جائے تو اشاعت بیس ہزار سے بھی اوپر جا سکتی ہے۔ تمام عہدیداران سے گزارش ہے کہ وہ اپنے فرائض کا ایک حصہ الفضل کی اشاعت میں اضافہ قرار دیں اور اس وقت تک چین نہ لیں جب تک حضور کا یہ ارشاد پورا کرنے کی سعادت نہ حاصل کریں۔

جملہ احباب جماعت کی خدمت میں اس مرحلے پر خاکسار عاجزانہ طور پر دعا کی درخواست کرتا ہے کہ مولا کریم اپنا فضل فرمائے اور ہمیں حضور کے بابرکت ارشاد پر پورے طور پر عمل کرنے کی توفیق دے۔ ہماری کمزوریوں اور خطاؤں کو معاف کرے اور تمام ذمہ داریاں احسن طور پر ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

(خاکسار۔ مینیجر روزنامہ الفضل)

ربوہ میں طلوع و غروب 26 جون

طلوع فجر	3:34
طلوع آفتاب	5:02
زوال آفتاب	12:11
غروب آفتاب	7:20

اکسیر بلڈ پریشر
ایک ایسی دوا جس کے دو تین ماہ استعمال سے ہائی بلڈ پریشر اللہ کے فضل سے مکمل طور پر ختم ہو جاتا ہے اور دواؤں کے مستقل استعمال سے جان چھوٹ جاتی ہے
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
NASIR ناصر
Ph:047-6212434

Deals in HRC,CRC,EG,P&O,Sheets &Coil
JK STEEL
6-D Madina Steel Sheet Market
Landa Bazar, Lahore
Talb-E-Duaa: Kamal Nasir, Jamal Nasir

دلہن جیولرز
04236684032
03009491442
طالب دعا قدیر احمد، حفیظ احمد
Gold Place Plaza, Shop # 1, Defense Chowk,
Main Boulevard Defense Society Lahore Cantt

البشیرز معروف قابل اعتماد نام
پیچ
جیولرز اینڈ بوتیک ریلوے روڈ گلی نمبر 1 ربوہ
نئی ورائٹی نئی جدت کے ساتھ زیورات وملبوسات
اب پتوکی کے ساتھ ساتھ ربوہ میں بااعتماد خدمت
پروپرائٹرز: ایم بشیر الحق اینڈ سنز، شوروم ربوہ
0300-4146148
فون شوروم پتوکی 047-6214510- 049-4423173

بلال فری ہومیو پیتھک ڈسپنسری
بانی: محمد اشرف بلال
اوقات کار:
موسم گرما: صبح 9 بجے تا 5 بجے شام
وقفہ: 1 بجے تا 2 بجے دوپہر
ناغہ بروز اتوار
86۔ علامہ اقبال روڈ، گڑھی شاہو لاہور
ڈسپنسری کے متعلق تجاویز اور شکایات درج ذیل ای ایڈریس پر بھیجے
E-mail:bilal@cpp.uk.net

FR-10

Dawlance Super Exclusive Dealer
فریج، سپلٹ اے سی، ڈیپ فریزر، مائیکرو ویو اوون، واشنگ مشین، ٹی وی، ڈی وی ڈی جیسکو جنریٹرز استریاں، جوسر بلینڈر، ٹوسٹر سینڈوچ میکرز، یو پی ایس سٹیبلائزر ایل سی ڈی، ویٹ مشین، ان سیکٹ کلر لائٹ انرجی سیور ہول سیل ریٹ پر دستیاب ہیں۔
گوہر الیکٹرونکس گولبازار ربوہ
047-6214458

فینسی امپورٹڈ جیولری کا مرکز
کوہ نور جیولرز
بازار کلاں چوک صرافہ بازار سیالکوٹ
طالب دعا: ظہیر احمد۔ تنویر احمد
0300-9613205, 052-4587020

گلٹیاں و رسولیاں
ایک ایسی دوا جس کے تین ماہ تک استعمال سے خدا کے فضل سے جسم کے کسی بھی حصے میں موجود گلٹیاں رسولیاں ہمیشہ کیلئے ختم ہو جاتی ہیں۔
عطیہ ہومیو میڈیکل ڈسپنسری اینڈ لیبارٹری
ساہیوال روڈ نصیر آباد رحمٰن ربوہ: 0308-7966197

By Sahib Jee
فیبرکس گیلری
گل احمد 2012ء اور کاٹن ولان کی فینسی ورائٹی کا بہترین مرکز
0092-47-6214300

نیشنل الیکٹرونکس
طالب دعا: ریحان
(تمام کمپنیوں کا سامان) ایک جانے پہچانے ادارے کا نام
جو 1980ء سے آپ کی خدمت کر رہا ہے
A/C فریج، DVD، LCD، TV، واشنگ مشین، کوکنگ رینج گیزر اور بیشمار گھریلو اشیاء کیلئے ہماری خدمات لیں۔
1۔ لنک میکلوڈ روڈ پٹیالہ گراؤنڈ جودھامل بلڈنگ لاہور
042-37223228 / 37357309 / 0301-4020572

عمر اسٹیٹ اینڈ بلڈرز
لاہور میں جائیداد کی خرید و فروخت کا بااعتماد ادارہ
278-H2 مین بلیوارڈ جوہر ٹاؤن لاہور
04235301547-48
چیف ایگزیکٹو چوہدری اکبر علی
03009488447:
E-mail:umerestate@hotmail.com